معراج کب ہوئی؟

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

معراج حق ہے، لیکن تاریخ کے متعلق کچھ ثابت نہیں۔

❁ علامہ ابوشامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٦٥ھ) لکھتے ہیں:

ذَكَرَ بَعْضُ الْقَصَّاصِ أَنَّ الْأَسْرٰى كَانَ فِي رَجَبَ وَذَالِكَ عِنْدَ أَهْلِ التَّعْدِيلِ وَالتَّجْرِيحِ عَيْنُ الْكَذِبِ .

''بعض قصہ گو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ماہِ رجب میں ہوئی۔ محققین کے ہاں یہ صریح جھوٹ ہے۔''

(الباعث على إنكار البِدَع والحَوادث، ص ١١٦)

❁ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَقُمْ دَلِيلٌ مَّعْلُومٌ لَّا عَلٰى شَهْرِهَا وَلَا عَلٰى عَشْرِهَا وَلَا عَلٰى عَيْنِهَا، بَلِ النُّقُولُ فِي ذٰلِكَ مُنْقَطِعَةٌ مُّخْتَلِفَةٌ لَّيْسَ فِيهَا مَا يُقْطَعُ بِهٖ، وَلَا شُرِعَ لِلْمُسْلِمِينَ تَخْصِيصُ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُظَنُّ أَنَّهَا لَيْلَةُ الْإِسْرَاءِ بِقِيَامٍ وَّلَا غَيْرِهٖ .

''ایسی کوئی دلیل موجود نہیں، جس سے معراج کا مہینہ، عشرہ یا تاریخ کا علم ہو سکے، بلکہ اس کے متعلق جتنی روایات وارد ہیں، ساری کی ساری منقطع اور

ضعیف ہیں، کوئی بھی قابل استناد نہیں۔ جس رات کو لیلۃ الاسرا کا نام دیا جاتا ہے، اس میں بطور خاص شب بیداری یا کوئی اور عبادت کرنا مشروع نہیں۔''

(زاد المَعاد في هدي خير العِباد لابن القيّم: ۵۸/۱)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتَكَلَّمَ فِيهَا بِلَا عِلْمٍ، وَّلَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهٗ جَعَلَ لِلَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ فَضِيلَةً عَلٰى غَيْرِهَا، لَا سِيَّمَا عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَلَا كَانَ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ يَقْصِدُونَ تَخْصِيصَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ بِأَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ وَلَا يَذْكُرُونَهَا، وَلِهٰذَا لَا يُعْرَفُ أَيَّ لَيْلَةٍ كَانَتْ، وَإِنْ كَانَ الْإِسْرَاءُ مِنْ أَعْظَمِ فَضَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ هٰذَا فَلَمْ يُشْرَعْ تَخْصِيصُ ذَالِكَ الزَّمَانِ وَلَا ذَالِكَ الْمَكَانِ بِعِبَادَةٍ شَرْعِيَّةٍ، بَلْ غَارُ حِرَاءٍ الَّذِي ابْتُدِءَ فِيهِ بِنُزُولِ الْوَحْيِ وَكَانَ يَتَحَرَّاهُ قَبْلَ النُّبُوَّةِ لَمْ يَقْصِدْهُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مُدَّةَ مُقَامِهٖ بِمَكَّةَ، وَلَا خُصَّ الْيَوْمُ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْوَحْيُ بِعِبَادَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا، وَلَا خُصَّ الْمَكَانُ الَّذِي ابْتُدِءَ فِيهِ بِالْوَحْيِ وَلَا الزَّمَانُ بِشَيْءٍ، وَّمَنْ خَصَّ الْأَمْكِنَةَ وَالْأَزْمِنَةَ مِنْ عِنْدِهٖ بِعِبَادَاتٍ لِّأَجْلِ هٰذَا وَأَمْثَالِهٖ كَانَ مِنْ جِنْسِ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ جَعَلُوا زَمَانَ أَحْوَالِ الْمَسِيحِ مَوَاسِمَ وَعِبَادَاتٍ، كَيَوْمِ

الْمِيلَادِ، وَيَوْمِ التَّعْمِيدِ، وَغَيْرِ ذَالِكَ مِنْ أَحْوَالِهِ .

''معراج کے بارے میں بغیر علم کے کلام کرنا کسی کے لئے جائز نہیں۔ کسی مسلمان سے ثابت نہیں کہ اس نے اس رات کو دیگر راتوں، خصوصاً ''لیلۃ القدر'' پر فضیلت دی ہو۔ صحابہ اور تابعین میں سے کوئی بھی اس رات کو خاص کر کے عبادت نہیں کرتا تھا اور نہ کسی نے اس کا تذکرہ کیا۔ تب ہی تو اس کا تعین نہیں ہو سکا! اگر چہ معراج نبی کریم ﷺ کے عظیم فضائل میں سے ہے، لیکن اس کے باوجود اس وقت اور جگہ کو کسی عبادت سے خاص کرنے کا نہیں کہا گیا۔ غارِ حرا، جس میں وحی کی ابتدا ہوئی اور جہاں آپ ﷺ نبوت سے قبل عبادت کیا کرتے تھے، وہاں بھی آپ ﷺ نے یا کسی صحابی نے عبادت کا قصد نہیں کیا، نزول وحی کے دن کو عبادت وغیرہ کے لیے خاص کیا، نہ کسی مکان وزمان کو کسی عمل کے ساتھ خاص کیا۔ کسی زمان ومکان کو کسی عبادت کے ساتھ خاص کرنے والے کی مثال، ان اہل کتاب کی سی ہے، جنھوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے احوال کے اوقات کو مخصوص عبادات اور رسومات بنا لیا۔ مثلاً عید میلادِ عیسیٰ (کرسمس ڈے) اور یومِ تعمید (جس دن، عیسائی مذہب قبول کرنے والے کو غسل کرایا جاتا ہے) وغیرہ وغیرہ۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد : ١/٥٨ـ٥٩)

❁ علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ : أَنَّهٗ فِي شَهْرِ رَجَبَ حَوَادِثُ عَظِيمَةٌ وَّلَمْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَرُوِيَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ

فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْهُ وَأَنَّهٗ بُعِثَ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْهُ وَقِيلَ : فِي الْخَامِسِ وَالْعِشْرِينَ وَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَرُوِيَ بِإِسْنَادٍ لَّا يَصِحُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : أَنَّ الْإِسْرَاءَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَابِعٍ وَّعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ وَغَيْرُهٗ.

''ماہِ رجب کے متعلق روایات ہیں کہ اس میں بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے، لیکن ان میں کوئی بھی روایت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی، مثلاً یہ کہ یکم رجب کی رات نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے اور ستائیسویں یا پچیسویں شب آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ ان میں کچھ بھی ثابت نہیں۔ ایک ضعیف روایت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے بیان کی جاتی ہے کہ معراج رجب کی ستائیسویں شب ہوئی، لیکن ابراہم حربی وغیرہ نے اس کا انکار کیا ہے۔''

(لطائف المَعارف، ص ۲۳۳)

❁ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِذِ الْأَعْيَادُ شَرِيعَةٌ مِّنَ الشَّرَائِعِ، فَيَجِبُ فِيهَا الْإِتِّبَاعُ، لَا الْإِبْتِدَاعُ، وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُبٌ وَّعُهُودٌ وَّوَقَائِعُ فِي أَيَّامٍ مُّتَعَدَّدَةٍ : مِثْلُ يَوْمِ بَدْرٍ، وَّحُنَينٍ، وَّالْخَنْدَقِ، وَفَتْحِ مَكَّةَ، وَوَقْتِ هِجْرَتِهٖ، وَدُخُولِهِ الْمَدِينَةَ، وَخُطَبٍ لَّهٗ مُتَعَدَّدَةٍ يَّذْكُرُ فِيهَا قَوَاعِدَ الدِّينَ، ثُمَّ لَمْ يُوجِبْ ذٰلِكَ أَنْ يُّتَّخَذَ أَمْثَالُ تِلْكَ

الْأَيَّامِ أَعْيَادًا، وَّإِنَّمَا يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا النَّصَارَى الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ أَمْثَالَ أَيَّامِ حَوَادِثِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعْيَادًا، أَوِ الْيَهُودُ، وَإِنَّمَا الْعِيدُ شَرِيعَةٌ، فَمَا شَرَعَهُ اللّٰهُ اتُّبِعَ، وَإِلَّا لَمْ يُحْدَثْ فِي الدِّينِ مَا لَيْسَ مِنْهُ .

''چونکہ عیدیں بھی شریعت ہیں، لہٰذا اس میں اتباع واجب ہے، نہ کہ اختراع۔ نبی کریم ﷺ کے کئی خطبے، معاہدے اور اہم واقعات ہیں، مثلاً یوم بدر، حنین، خندق، فتح مکہ، وقت ہجرت، مدینہ میں داخلہ وغیرہ، جن میں آپ نے اساسِ دین کوڈسکس کیا ہے، لیکن ان سب کے باوجود ان جیسے دنوں اور موقعوں کو عید قرار نہیں دیا۔ یہ تو عیسائیوں کا وطیرہ ہے، انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب اہم واقعات کو یوم عید قرار دیا۔ یہودیوں نے بھی کچھ ایسا ہی کیا۔ عید ایک شرعی تہوار ہے، جسے اللہ تعالیٰ شریعت بنا دے، وہ واجب الاتباع ہے، ورنہ دین میں بدعت شامل نہ کی جائے۔''

(إقتضاء الصّراط المستقيم، ص ٢٩٤)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀